بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۲۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

جسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم :- اتوار

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۹/۲۴	۸ ذوالحج ۱۳۸۹ھ - ۱۵ تبلیغ ۱۳۴۹ہش - ۱۵ فروری ۱۹۷۰ء	نمبر ۴۰

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

الہام اور عقل میں کوئی تناقض نہیں الہام کے طفیل عقل اپنے کمال کو پہنچتی ہے

الہام عقل کا محسن و مربّی اور مددگار ہے وہ اس کے ذریعہ سے اپنی غلطیوں پر متنبہ ہوتی ہے

" نہ معلوم آپ لوگوں کو کس نے بہکا دیا کہ یہ سمجھ رہے ہیں کہ گویا عقل اور الہام میں کسی قدر باہم تناقض ہے جس کے باعث وہ دونوں ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے۔ خدا تمہاری آنکھیں کھولے اور تمہارے دلوں کے پردے اُٹھا دے۔ کیا تم اس آسان بات کو سمجھ نہیں سکتے کہ جس حالت میں الہام کی طفیل سے عقل اپنے کمال کو پہنچتی ہے اپنی غلطیوں پر متنبہ ہوتی ہے اپنی راہِ مقصود کی سمتِ خاص کو دریافت کر لیتی ہے۔ آوارہ گردی اور سرگردانی سے چھوٹ جاتی ہے اور ناحق کی محنتوں اور بیہودہ مشقتوں اور بے فائدہ جان کنی سے رہائی پاتی ہے اور اپنے مشتبہ اور مظنون علم کو یقینی اور قطعی کر لیتی ہے اور مجرّد اٹکلوں سے آگے بڑھ کر واقعی وجود پر مطلع ہو جاتی ہے تسلّی پکڑتی ہے آرام اور اطمینان پاتی ہے تو پھر اس صورت میں الہام اس کا محسن و مددگار اور مربّی ہوا یا اس کا دشمن اور مخالف اور ضرر رساں ہوا۔ یہ کس قسم کا تعصّب اور کس نوع کی نابینائی ہے کہ جو ہر ایک بزرگ مربّی کو جو صریح رہبری اور رہنمائی کا کام دے رہا ہے راہزن اور مزاحم تصوّر کیا جاتا ہے اور جو گڑھے سے باہر نکالتا ہے اس کو گڑھے کے اندر دھکیلنے والا سمجھ رہے ہیں۔ سارا جہان جانتا ہے اور تمام آنکھوں والے دیکھ رہے ہیں اور غور کرنے والی طبیعتیں مشاہدہ کر رہی ہیں کہ دُنیا میں عقل کی خوبی اور عظمت کو ماننے والے لاکھوں ایسے ہو گزرے ہیں اور اب بھی ہیں کہ جو باوجود اس کے کہ عقل کے پیغمبر پر ایمان لائے اور عاقل کہلائے اور عقل کو عمدہ چیز اور اپنا رہبر سمجھتے تھے مگر با ایں ہمہ خدا کے وجود سے مُنکر ہی رہے اور مُنکر ہی مرے لیکن ایسا آدمی کوئی تو دکھلاؤ کہ جو الہام پر ایمان لا کر پھر بھی خدا کے وجود سے انکاری رہا۔ پس جس حالت میں خدا پر مُحکم ایمان لانے کے لئے الہام ہی شرط ہے۔ تو ظاہر ہے کہ جس جگہ شرط مفقود ہو گی اُس جگہ مشروط بھی ساتھ ہی مفقود ہو گا۔ سو اب بدیہی طور پر ثابت ہے کہ جو لوگ الہام سے مُنکر ہو بیٹھے ہیں انہوں نے دیدہ و دانستہ بے ایمانی کی راہوں سے پیار کیا ہے اور دہریہ مذہب کے پھیلنے اور شائع ہو جانے کو روا رکھا ہے۔ یہ نادان نہیں سوچتے کہ جو وجود غیب الغیب ہے نہ دیکھنے میں آسکتا ہے نہ سُونگھنے میں، نہ ٹٹولنے میں۔ اگر قوتِ سامعہ بھی اس ذاتِ کامل کے کلام سے محروم اور بے خبر ہو تو پھر اس ناپیدا وجود پر کیونکر یقین آوے۔"

(براہین احمدیہ صفحہ ۳۲۲، ۳۲۳ حاشیہ ۱۱)

اخبارِ احمدیہ

● ربوہ ۱۴ تبلیغ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ اگرچہ طبیعت نسبتاً بہتر ہے لیکن تاحال پوری طرح آرام نہیں آیا ہے۔ تکلیف ابھی چل رہی ہے۔ احبابِ جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح سے بالالتزام دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے حضور ایدہ اللہ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین ٭

حضور ایدہ اللہ کی حرمِ محترمہ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمدللہ۔

● ربوہ ۱۴ تبلیغ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کو بالعموم کبھی کبھی سر درد اور دل کی تکلیف ہو جایا کرتی ہے جس کی وجہ سے طبیعت یکدم ناساز ہو جاتی ہے احبابِ جماعت صحتِ کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں ٭

● ربوہ ۱۴ تبلیغ۔ حضور ایدہ اللہ کے ارشاد کی تعمیل میں کل یہاں نمازِ جمعہ محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے پڑھائی۔ نماز سے قبل آپ نے سورۃ الحج کی آیت وَاَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ یَاْتُوْکَ رِجَالًا وَّعَلٰی کُلِّ ضَامِرٍ یَّاْتِیْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ کی تفسیر بیان کر کے حج بیت اللہ کی فرضیت اور اس کی عظیم الشان برکات پر خطبہ دیا۔ آپ نے یہ واضح فرما کر کہ حج کے ایام بہت بابرکت ایام ہیں ان دنوں غلبۂ اسلام کے لئے خصوصیت سے دعا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

● اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے امۃ السلام صاحبہ بنت محترم ملک عمر علی صاحب مرحوم رئیس ملتان اور ملک رفیق احمد صاحب ابن مکرم ملک گل محمد صاحب کو ۲۹ جنوری ۱۹۷۰ء کو پہلا فرزند عطا فرمایا ہے امۃ السلام صاحبہ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نواسی اور ملک رفیق احمد صاحب حضرت ڈپٹی محمد شریف صاحب ریٹائرڈ ای۔ اے۔ سی کے نواسے ہیں۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت نومولود کا نام سعد احمد رکھا ہے۔

ادارۂ الفضل محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ بیگم مکرم ملک عمر علی صاحب مرحوم اور حضرت ڈپٹی محمد شریف صاحب نیز مکرم ملک گل محمد صاحب اور ہر دو خاندانوں کے دیگر افراد کی خدمت میں دلی مبارکباد عرض کرتا ہے اور احبابِ جماعت کو دعا کی تحریک کرتے ہوئے خود بھی دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ کے ساتھ عمرِ دراز عطا فرمائے اسے دینی و دنیوی نعمتوں سے مالا مال فرما کر والدین اور خاندان کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

● امسال انصار اللہ کے ناظمین اضلاع سے توقع کی جاتی ہے کہ ان کے ضلع کی کوئی ایک مجلس بھی نہیں رہے گی جو ماہوار رپورٹ باقاعدگی سے وقت پر ارسال کرے ہر ماہ کی دس تاریخ تک ماہوار رپورٹ دفتر میں مل جانی چاہیئے۔ (قائد عمومی)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۵ تبلیغ ۱۳۴۹ ہش

اِسلام کا اقتصادی نظام ہر ایک کے لئے یُسر چاہتا ہے

سورہ بقرہ میں جہاں اللہ تعالےٰ نے ماہ صیام کے روزوں کے احکام فرمائے ہیں وہاں شروع ہی میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے :۔

یرید اللہ بکم الیسر ولا یرید بکم العسر

یعنی اللہ تعالےٰ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے اور تمہارے لئے تنگی نہیں چاہتا۔ روزوں کے ذکر میں اللہ تعالےٰ نے اپنے احکام میں فرمایا ہے

ومن کان مریضًا او علٰی سفرٍ فعدۃٌ من ایامٍ اُخر

یعنی ماہِ رمضان کے روزوں میں اگر تم میں سے کوئی بیمار ہو یا سفر کر رہا ہو تو اس کو اجازت ہے کہ ایسی حالت میں روزہ نہ رکھے اور اس کمی کو وہ بعد میں پورا کر لے۔

یہاں اس سے ہماری غرض یہ بتانا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے جو احکام انسان کو زندگی گزارنے کے لئے عطا فرمائے ہیں وہ ایسے نہیں ہیں جو انسان کے لئے باعثِ تنگی ہوں بلکہ اللہ تعالےٰ چاہتا ہے کہ اس زندگی کے سامان ایسے ہوں جن سے انسان آسانی سے زندگی بسر کر سکے۔

یہ قاعدہ یا حکم ظاہر کرتا ہے کہ اسلام کا اقتصادی نظام بھی ایسے اصولوں پر قائم کیا گیا ہے جس سے انسانی معاشرہ میں افراد کے لئے آسانی ہو تنگی نہ ہو اور نہ کسی قسم کا جبر ہو بلکہ ایسا بے خراش ہو کہ انسان آرام سے خود بھی اپنی زندگی بسر کرے اور دوسروں کو بھی آرام سے زندگی بسر کرنے دے۔ بلکہ دوسروں کو ایسی زندگی گزارنے میں ممد و معاون ثابت ہو۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبات فرمودہ ۶/۱۳ احسان (جون) ۱۳۴۸ ہش/۱۹۶۹ء میں اس امر کی تفصیل کے ساتھ وضاحت فرمائی ہے کہ اسلام کا اقتصادی نظام امہات الصفات پر قائم ہے یعنی سورہ فاتحہ میں اللہ تعالےٰ کی جو چار صفات ربّ العالمین۔ الرحمٰن۔ الرحیم اور مالکِ یوم الدین بیان ہوئی ہیں۔ اسلامی اقتصادی نظام کی بنیاد بھی اللہ تعالےٰ کی ان چار بنیادی صفات پر قائم ہوتی ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں :۔

"جیسا کہ مَیں نے کہا ہے ساری صفاتِ باری اسلام کے اقتصادی نظام میں جلوہ گر ہیں، لیکن پہلی بڑی صفت جو اس نظام میں ہمیں جلوہ گر نظر آتی ہے جس کے اُوپر مَیں سمجھتا ہوں کہ سارے نظام کی بنیاد رکھی گئی ہے وہ ربّ العٰلمین کی صفت ہے۔ جس کے معنے یہ ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے بحیثیت رب کے ہر چیز کو پیدا کیا اور ہر شَے اور ہر جاندار کے اندر مختلف قوتیں اور استعدادیں پیدا کیں اور ہر شخص کے اندر ان قوتوں اور استعدادوں کی حدبندی کی۔ پھر یہ کہ ہر قوت اور استعداد کی نشوونما کے سامان پیدا کئے، ہر قوت کے لئے وہ چیز پیدا کر دی کہ جو اسے میسّر آ جائے تو وہ قوت اپنے کمال کو پہنچ جائے۔ اس کا مطلب یہ ہُوا کہ چونکہ ساری دنیا انسان کے لئے پیدا کی گئی ہے۔ دنیا میں جو کچھ بھی ہمیں نظر آتا ہے وہ اِس لئے پیدا کیا گیا ہے کہ ہر فرد بشر کی تمام قوتوں اور استعدادوں کی نشوونما کو اس کے کمال تک پہنچایا جا سکے جس کا مطلب یہ ہے کہ اگر کسی شخص کو اس کی قوت یا استعداد کو نشوونما تک پہنچانے کے سامان میسر نہیں تو وہ شخص مظلوم ہے اور اس کا حق مارا گیا ہے کیونکہ اللہ ربّ العالمین نے جو سامان اور جو اسباب اس کی قوتوں اور استعدادوں کی صحیح نشوونما کے لئے اور ان کے کمال تک پہنچانے کے لئے پیدا کئے تھے وہ اسے حاصل نہیں ہوئے۔

اسلام کا اقتصادی نظام ایک ایسا نظام ہے جس میں ہر فرد بشر کو ہر وہ چیز میسّر آ جاتی ہے جو اس کی قوتوں اور استعدادوں کے صحیح نشوونما کے لئے اور انہیں کمال تک پہنچانے کے لئے ضروری ہے اور اس طرح اس کا حق مارا نہیں جاتا اس کے یہ معنے بھی ہیں کہ قوتوں کی غلط نشوونما کے لئے جس جس چیز کا انسانی ذہن یا اس کا معاشرہ مطالبہ کرتا ہے اسلام کے اقتصادی نظام میں وہ اسے میسر نہیں آئے گی کیونکہ وہ چیز اس کے لئے پیدا ہی نہیں کی گئی۔ وہ اس کا حق ہی نہیں بنتا۔ اس غرض کے لئے وہ قوت یا وہ چیز پیدا نہیں کی گئی ہے لیکن اس کی تفصیل میں مَیں بعد میں جاؤں گا۔

غرض اسلام کا اقتصادی نظام یہ نہیں کہتا کہ ضروریاتِ زندگی کے لئے کم سے کم جن چیزوں کی ضرورت ہے وہ ہمیں مہیّا ہونی چاہئیں۔ اسلام کا اقتصادی نظام یہ کہتا ہے کہ ہر فرد کی قوتوں اور استعدادوں کی نشوونما اور انہیں کمال تک پہنچانے کے لئے زیادہ سے زیادہ جس چیز کی ضرورت ہے وہ اسے میسر ہونی چاہیئے۔ سرمایہ دارانہ نظام اور اشتراکیت ہر دو میں اس چیز کا عام طور پر خیال نہیں رکھا گیا۔ لیکن اسلام یہ کہتا ہے کہ ان قوتوں اور استعدادوں کی حفاظت کرنے اور انہیں انحطاط سے بچانے کے سامان بھی اللہ نے پیدا کئے ہیں اس لئے ہر وہ چیز جو اس ارتقاء کے راستے میں روک ہے اس نشوونما کے راستے میں روک بنتی ہے اسے دُور کرنے کا انتظام بھی اسلام کے پیشکردہ اقتصادی نظام میں موجود ہے۔ مثلاً بعض دفعہ بیماری روک بن جاتی ہے۔ اگرچہ آدمی سنت اللہ کو نظرانداز کرتے ہوئے یا غفلت کی وجہ سے یا بعض دفعہ جان بُوجھ کر خدا کے قانون کو توڑتے ہوئے وہ خود بیمار ہوتا ہے اس کے باوجود اس غافل انسان کی صحت کی ذمہ داری اسلام کے اقتصادی نظام نے اپنے ذمّہ لی ہے۔ صرف کپڑا اور روٹی اور مکان وغیرہ جو ہیں ان کو ہی "ضرورت" نہیں سمجھا گیا بلکہ ہر وہ چیز جس کی انسانی قوتوں اور استعدادوں کی حفاظت اور نشوونما اور ان کو کمال تک پہنچانے کے لئے ضرورت ہے اسلام کہتا ہے کہ وہ چیز مہیا ہونی چاہیئے۔

اب ہم دیکھتے ہیں کہ بعض بچے بڑے ذہین ہوتے ہیں (میں ایک ہی مثال دوں گا ورنہ یہ مضمون بڑا لمبا ہو جائے گا) اور ان کے ذہنی نشوونما میں گندی سوسائٹی اور گندا ماحول روک بن جاتا ہے۔ اسلام کا نظام (اسے آپ اقتصادی نظام یا معاشرتی نظام کہہ لیں کیونکہ یہ ایک دوسرے کے ساتھ ملے ہوئے ہیں) یہ کہتا ہے کہ اس کی قوتوں اور استعدادوں کی نشوونما میں بُری صحبت روک بن رہی ہے اس لئے یہ روک دُور کرو۔ اللہ تعالےٰ نے سارے معاشرے کو یہ تعلیم دی ہے کہ وہ ایک دوسرے کی نگرانی کرنے والے ہوں۔"

(اسلام کے اقتصادی نظام کے اصول اور فلسفہ صفحہ ۳۲، ۳۳)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل

خود خرید کر پڑھے

انبیاء کا کعبۂ مقصود ——— البیت المعمور

تورات میں تحریف تبدل کی چند مثالیں

از مکرم شیخ عبد القادر صاحب ۲۱۵ رستم پارک نواں کوٹ لاہور

قرآن حکیم نے دنیا کو یہ بتایا کہ سب سے پہلا گھر جو لوگوں کے افادۂ روحانی کے لئے بنایا گیا وہ مکہ معظمہ میں کعبۃ اللہ ہے۔ مرور زمانہ کے باعث جب یہ گھر ناپید ہوگیا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اس کے "قواعد" سے مطلع کیا گیا۔ خلیل اللہ اور ذبیح اللہ نے مل کر پرانی بنیادوں پر نیا گھر تعمیر کیا۔ جب یہ گھر مکمل ہوگیا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ارشاد ہوا کہ لوگوں میں منادی کردو کہ "البیت العتیق" کے حج کے لئے وہ چاروں کونٹ سے آئیں اور اپنے قلوب کی جھولیاں نور اور برکتوں سے بھر کر واپس لوٹیں۔

قرآن حکیم کا دعوےٰ ہے کہ دین ابراہیم کی بنیاد کعبۃ اللہ ہے۔ اقوام عالم کو یاد دلایا گیا کہ وہ خدا تعالےٰ کے اس گھر کے حج کے لئے آئیں۔ بنی اسرائیل کو بھی قرآن مجید نے یہ بھولا ہوا سبق یاد دلا دیا۔ اور فرمایا۔

"اے بنی اسرائیل! میرے اس احسان کو جو میں تم پر کر چکا ہوں۔ یاد کرو اور (اس بات کو بھی) کہ میں نے تمہیں تمام جہانوں پر فضیلت دی .... اور اس وقت کو بھی یاد کرو جب ابراہیم کو اس کے رب نے بعض باتوں کے ذریعہ آزمایا۔ اور اس نے ان کو پورا کر دکھایا (اس پر اللہ نے) فرمایا کہ میں تجھے یقیناً لوگوں کا امام مقرر کرنے والا ہوں۔ ابراہیم نے کہا میری اولاد میں سے بھی امام بنائیو۔ اللہ نے فرمایا ہاں مگر میرا وعدہ ظالموں تک نہیں پہنچے گا۔"

اور (اے بنی اسرائیل) اس وقت کو بھی یاد کرو جب ہم نے اس گھر کو لوگوں کے لئے بار بار جمع ہونے کی جگہ اور امن کا مقام بنایا تھا اور حکم دیا تھا کہ ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بناؤ"
(البقرہ ۱۲۳-۱۲۵-۱۲۶)

آگے چل کر فرمایا:-

"جن لوگوں کو کتاب (یعنی تورات) دی گئی ہے۔ وہ یقیناً جانتے ہیں کہ یہ (کعبۃ اللہ) تیرے رب کی طرف سے بھیجی گئی۔ ایک صداقت ہے۔
(البقرہ ۱۴۵)

"وہ لوگ جنہیں ہم نے کتاب دی ہے وہ اس سچائی کو اسی طرح پہچانتے ہیں جس طرح اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں۔ اور ان میں سے کچھ لوگ یقیناً حق کو جان بوجھ کر چھپاتے ہیں"۔ (البقرہ ۱۴۷)

"اے اہل کتاب کیا تم یہ کہتے ہو۔ کہ ابراہیم، اسمٰعیل، اسحاق اور یعقوب اور اس کی اولاد یہودی یا مسیحی تھے؟ (یعنی ان کا وہی دین تھا جو کہ یہود و نصاریٰ کا ہے) تو ان سے کہہ تم زیادہ جانتے ہو۔ یا اللہ تعالےٰ؟ اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہو سکتا ہے جو اس شہادت کو جو اس کے پاس اللہ کی طرف سے ہو چھپائے اور اللہ اس سے ہرگز ناواقف نہیں ہے جو تم کرتے ہو۔" (البقرہ ۱۴۱)

ان آیات میں اہل کتاب کو دین ابراہیم کی طرف لوٹ آنے کی دعوت دی گئی ظاہر ہے۔ کہ شروع میں بنی اسرائیل کو اسی خدا کے گھر کو کعبۂ مقصود بنانے کے لئے کہا گیا۔ جو خلیل نے بنایا۔ بنی اسرائیل نے جو دوسرے گھر بنائے وہ کعبۃ اللہ کے اظلال تھے۔ خدا تعالےٰ کے پہلے گھر کو بہر حال تقدم حاصل ہے۔ اس شہادت کو اہل کتاب چھپاتے ہیں۔ افسوس کہ سارہ اور ہاجرہ کے گھریلو اختلافات کو اتنا طول دیا گیا کہ کعبۃ اللہ جو کہ دین ابراہیم کے کونے کا پتھر تھا اسے بھی بغض و عداوت کی وجہ سے اہل کتاب فراموش کر گئے۔ عرب و اسرائیل کی آویزش تبھی ختم ہو سکتی ہے۔ عالم اسلام اور نصرانی حکومتیں اسی وقت شیر و شکر ہو سکتی ہیں کہ جب اہل کتاب دین ابراہیم کی اساس پر صلح و محبت اور امن و آشتی کے لئے جمع ہو جائیں۔ کعبۃ اللہ اہل کتاب اور امت مسلمہ کے لئے کلمۃ سواء ہے۔ اس کونے کے پتھر پر سبھی جمع ہو سکتے ہیں۔

سورۃ البقرہ میں اہل کتاب کو یہی سبق دیا گیا۔ کہ دین ابراہیم کی طرف لوٹ آؤ اپنے عہد رفتہ کو یاد کرو۔ اصل گھر سے وابستہ ہو جاؤ بیت المقدس بھی قبلہ بنایا گیا لیکن یہ انتظام عارضی تھا۔ مستقل نہیں۔ تورات پڑھو اس میں بھی یہی لکھا ہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے مسجد اقصےٰ کی تعمیر مکمل کی۔ ان کو اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ ایک وقت آئے گا کہ

"اس گھر کو جسے میں نے اپنے نام سے مقدس کیا ہے۔ اپنے سامنے سے دور کردونگا"
(تواریخ ۲ ۷/۲۰)

حضرت مسیح ناصری علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"دیکھو تمہارا گھر تمہارے لئے ویران چھوڑا جاتا ہے"۔ (متی ۲۳/۲۹)

پھر فرمایا:

"خدا کی بادشاہت تم سے لے لی جائے گی اور اس قوم کو جو اس کے پھل لائے دے دی جائیگی۔"
(متی ۲۱/۴۳)

"میری بات کا یقین کرو وہ وقت آتا ہے کہ تم نہ اس پہاڑ پر باپ کی پرستش کرو گے اور نہ یروشلم میں۔" (یوحنا ۴/۲۱)

صاف ظاہر ہے کہ بیت المقدس مستقل قبلہ نہیں تھا بلکہ عارضی تھا۔ قرآن مجید میں فرمایا کہ ہم نے بیت المقدس کو قبلہ جس پر تو اس سے پہلے قائم تھا مومنوں کے امتحان اور آزمائش کے لئے مقرر کیا تھا۔ گویا دائمی قبلہ وہ گھر ہے جو کہ اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ ہے۔

——(۲)——

یہاں ایک اہم سوال پیدا ہوتا ہے جو کہ اہل کتاب کرتے ہیں کہ انبیائے بنی اسرائیل نے دین ابراہیم کی اس اساس کی طرف کیوں توجہ نہیں دلائی۔ انہوں نے کعبۃ اللہ کی عظمت سے کیوں دنیا کو روشناس نہیں کیا۔ وہ کیوں بیت المقدس کے ہو کر رہ گئے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام اور اسباط بنی اسرائیل حج کعبۃ اللہ سے کیوں غافل تھے۔ اس سوال کے جواب میں الفضل میں بہت کچھ لکھا گیا۔

یہ بات ایک ثابت شدہ حقیقت ہے کہ خلیل اللہ سے لے کر کلیم اللہ تک انبیائے بنی اسرائیل حج کے لئے آتے رہے۔ بعد میں عرب اسرائیل کی آویزش مانع ہوگئی۔ پھر بھی خال خال علمائے اسرائیل حج کے لئے آئے تورات میں صاف لکھا ہے۔ کہ حضرت موسےٰ علیہ السلام فرعون کے پاس "حج یہواہ" کے لئے اجازت حاصل کرنے کے لئے گئے۔ کلیم اللہ فرعون کے دربار میں کھڑے ہیں۔ ان کی درخواست کے الفاظ تورات میں محفوظ ہیں۔

"ہم اپنے جوانوں اور اپنے بوڑھوں اور اپنے بیٹوں اور اپنی بیٹیوں اپنے گلوں اور اپنے گائے بیلوں سمیت جائیں گے۔ ہم کو ضرور ہے کہ ہم خدائے یہواہ کا حج کریں۔"
(خروج ۱۰/۹)

یہاں حج کا ترجمہ "عید" کر دیا گیا۔ اس طرح اہل کتاب کتمان شہادت سے کام لیتے رہے۔ اب خود یہود نے جو تورات کا مستند نسخہ شائع کیا ہے۔ اس میں ترجمہ درست کر دیا گیا۔ اب

Lord's Pilgrimage

کے الفاظ میں ترجمہ کیا گیا۔ حاشیہ تورات پر لکھا ہے:

"عبرانی میں اس جگہ حج کا لفظ ہے جس کا ترجمہ اور لوگوں نے تہوار (عید) کیا ہے۔" (حاشیہ ص ۱۱۵)

The Torah by The Jewish publication Society of America.

پیکس بائیبل کومنٹری کے جدید ایڈیشن میں لکھا ہے۔

یہاں حج بالکل وہی لفظ ہے جو کہ عربوں میں مکہ معظمہ کے حج کے لئے مستعمل ہے۔ (نوٹ خروج ۵/۱)

اتنی وضاحت کے باوجود بھی اہل کتاب حج کعبۃ اللہ کے قائل نہیں ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ تورات میں اس کا کوئی ذکر نہیں۔

سید الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اس وادی الروحاء میں مجھ سے پہلے ستر انبیاء نے نماز پڑھی۔ اور حضرت موسےٰ بھی یہاں سے گزرے .... ستر ہزار بنی اسرائیل کے ہمراہ انہوں نے اس بیت العتیق کا حج کیا۔"
(اخبار مکہ ازرقی حصہ اول ص ۳۵)

تورات کا حوالہ اور مذکورہ کشفی نظارہ ایک عظیم صداقت کی گواہی دے رہے ہیں یہی وہ صداقت ہے جسے بنی اسرائیل چھپاتے ہیں:

~~~~~(۳)~~~~~

تورات موجودہ صورت میں اس دور میں مترتب ہوئی جب عرب اسرائیل دشمنی انتہاء کو پہنچی ہوئی تھی۔ چن چن کر تورات سے وہ حوالے حذف کئے گئے، یا ان بیانات کا حلیہ بگاڑا گیا۔ جن میں کعبۃ اللہ اور حج بیت العتیق کا ذکر تھا۔ حضرت موسےٰ علیہ السلام حج پہلے کے لئے اجازت چاہتے تھے۔ دوسری جگہ ہے کہ مذبح (یعنی بیابان عرب) میں ہم نے جانا ہے اور وہاں حج کے موقعہ پر ہم نے قربانیاں دینی ہیں۔ (خروج $\frac{۵}{۱}$ و $\frac{۱}{۹}$)

لیکن انہی بیانات میں ایک پیوند لگا دیا گیا کہ کلیم اللہ صرف تین دن کی مسافت پر جانے والے تھے۔ لیکن اب ثابت ہو گیا ہے کہ یہ پیوند کسی دوسری روایت سے لے کر لگایا گیا۔ مسافت بعیدہ والا حج ایک مستقل روایت ہے

(Concise Bible Commentary (P358-359)

حضرت موسےٰ علیہ السلام قوم کو لے کر کہاں گئے؟ تورات میں ایک قدیم گیت کے بول بایں الفاظ درج ہیں۔

اپنی رحمت سے تُو نے ان لوگوں کی راہنمائی کی جن کو تو نے خلاصی بخشی تو ان کو اپنے "مقدس مکان" کو لے گیا۔ (خروج $\frac{۱۵}{۱۳}$)

یہاں واضح طور پر ماضی کا صیغہ ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس مقدس مقام تک بنی اسرائیل کی رسائی ہو گئی تھی۔ اس نظم کے آخر میں بیت المقدس کی وراثت کا ذکر ہے لیکن وہاں مستقبل کے صیغے ہیں۔ ظاہر ہے کہ کنعان میں داخلہ سے پیشتر بنی اسرائیل خدا تعالیٰ کے گھر پہنچے، اور اس کی برکات سے فیض یاب ہوئے۔ اس نظم میں بھی صیغوں میں فرق ڈال کر اصل حقیقت کو مشتبہ کرنے کی کوشش کی گئی۔ Basic Bible کے ترجمہ میں آیت ۱۳ میں ماضی کا صیغہ ہے۔ اور آیت ۱۷ میں مستقبل کا۔ گویا ایک مقدس مکان کی زیارت نصیب ہو گئی۔ اور دوسرے یعنی بیت المقدس تک رسائی ابھی نہیں ہوئی۔ یہاں مقدس مکان کے لئے عبرانی

نوِہ قادِ شاشِ

کے الفاظ آئے ہیں نوہ کے معنی مسکن، بیابان کے بیچ میں آبادی کے ہیں۔ اس سے مراد مکہ معظمہ ہے۔ جہاں بیت المقدس میں داخلہ سے پیشتر بنی اسرائیل حج کی غرض سے آئے۔

قرآن حکیم میں بھی ارشاد ہے کہ خروج مصر کے بعد بنی اسرائیل کو ایام اللہ کی طرف توجہ دلائی گئی

"ہم نے موسےٰ کو اپنے نشانات کے ساتھ (یہ حکم دے کر) بھیجا تھا کہ اپنی قوم کو ظلمات سے نکال کر نور کی طرف لا۔ اور انہیں ایام اللہ یاد دلا۔" (ابراہیم ۶)

حج کے دنوں کے متعلق ویذکروا اسم اللہ فی ایام معلومات کے الفاظ آئے ہیں (الحج ۲۹)

دوسری جگہ واذکروا اللہ فی ایام معدودات (البقرہ ۲۰۴) کے الفاظ ہیں۔ ظاہر ہے کہ ایام اللہ سے مراد جہاں دوسرے نشانات ہیں وہاں حج کے مقدس ایام بھی ہیں۔ جن کی طرف بنی اسرائیل کو توجہ دلائی گئی۔

~~~~~(۴)~~~~~

سلسلہ موسوی کے آخری پیغمبر حضرت عیسےٰ علیہ السلام ہیں تو صلیب کے بعد وہ بھی کعبۃ اللہ کے حج کے لئے تشریف لائے ان کے حج کا نظارہ بھی سید الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکھا۔ ان کی تلبیہ کے الفاظ سنے۔ اور بیان کئے۔ اخبار میں ایک حدیث بایں الفاظ بیان ہوئی ہے

عثمان فرماتے ہیں کہ مجھے صادق نے سنایا کہ انہیں روایت پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

فج الروحاء یا فرمایا اس وادی (مکہ) میں ستر نبی گزرے ہیں… وہ مختلف الفاظ میں لبیک کہتے تھے۔ ان میں ایک یونس بن متیٰ تھے۔ چنانچہ کہتے تھے۔

میں حاضر ہوں اے کرب کے دور کرنے والے (آقا) میں حاضر ہوں! اور عیسےٰ یوں کہتے

میں حاضر ہوں تیرا بندہ ہوں تیری بندی کا بیٹا ہوں، جو تیرے دونوں (نیک) بندوں کی بیٹی تھی میں حاضر ہوں۔

(اخبار مکہ حصہ اول از ابی الولید محمد بن عبد اللہ بن احمد الازرقی (۲۲۳ھ) ص ۳۷۔۳۸)

اس حدیث سے ظاہر ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام بھی حج کے لئے آئے تھے۔ حضرت یونس کے ساتھ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے حج کا ذکر بہت حکیمانہ ہے دونوں پیغمبروں نے نئی زندگی پائی۔ موت کے منہ سے بچائے گئے۔ اور خدا تعالیٰ کے گھر میں حاضر ہوئے۔ یونس نبی کے صحیفہ میں یونس نبی کی دعا کے الفاظ قابل غور ہیں۔

"میں نے اپنی مصیبت میں خداوند سے دعا کی۔۔ اور اس نے میری دعا سنی۔ میں نے پاتال کی تہ سے دہائی دی۔ تُو نے میری فریاد سنی ….. میں پھر تیرے مقدس معبد کو دیکھوں گا۔ اے خداوند میرے خدا تو نے میری جان پاتال سے بچائی۔ جب میرا دل بے تاب ہوا تو میں نے خداوند کو یاد کیا۔ اور میری دعا تیرے مقدس معبد میں تیرے حضور پہونچی …. میں حمد کرتا ہوا تیرے حضور قربانی گذرانوں گا۔ میں اپنی نذریں ادا کروں گا۔ (باب ۲)

ظاہر ہے کہ حضرت یونس حادثہ موت سے نجات پا کر خدا تعالیٰ کے مقدس گھر میں آئے قربانیاں گذرانیں اور اللہ کی حمد کے گیت گائے۔ اس خدا کے جس نے کرب عظیم سے بچایا۔ اور اس کی گھبراہٹ دور کی۔

حضرت عیسےٰ علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اس زمانہ کے بُرے اور زناکار لوگ نشان طلب کرتے ہیں۔ مگر یوناہ نبی کے نشان کے سوا کوئی اور نشان ان کو نہ دیا جائے گا۔ کیونکہ جیسے یوناہ تین رات دن مچھلی کے پیٹ میں رہا۔ ویسے ہی ابن آدم تین رات دن زمین کے اندر رہے گا۔" (متی $\frac{۱۲}{۳۹-۴۰}$)

انجیل لوقا میں ہے۔

"اس زمانہ کے لوگ بُرے ہیں وہ نشان طلب کرتے ہیں مگر یوناہ کے نشان کے سوا کوئی اور نشان ان کو نہ دیا جائے گا۔ کیونکہ جس طرح یوناہ نینوا کے لوگوں کے لئے نشان ٹھہرا۔ اسی طرح ابن آدم بھی اس زمانہ کے لوگوں کے لئے ٹھہرے گا" (لوقا $\frac{۱۱}{۲۹-۳۰}$)

ان حوالوں سے ظاہر ہے کہ حضرت مسیح یونس نبی کے مماثل ہیں۔

۱۔ جس طرح یونس نبی تین رات دن مچھلی کے پیٹ میں رہے۔ اسی طرح زمین کے بطن میں رہنا حضرت مسیح کے لئے مقدر تھا۔

۲۔ جس طرح یونس گہری بے ہوشی کی حالت میں تھے۔ اسی طرح حضرت مسیح شبہ موت حالت سے گزرے۔

۳۔ جس طرح یونس حادثۂ موت کے بعد خدا تعالیٰ کے گھر میں پہونچے۔ اور یا راج الکرب کے الفاظ میں دعائیں کیں۔

اسی طرح حضرت مسیح علیہ السلام حادثہ صلیب کے بعد حج کے لئے کعبۃ اللہ میں آئے۔ اور اللہ تعالیٰ کی حمد کے گیت گائے۔ اور نئی زندگی پانے پر اس کا شکر ادا کیا۔

۴۔ جس طرح اس حادثہ کے بعد یونس نبی کی قوم ایمان لے آئی۔ اسی طرح حضرت مسیح پر بلاد شرقیہ کے اسباط اسرائیل ایمان لے آئے۔

یہ سب مشابہتیں بتاتی ہیں کہ حدیث رسول میں یونس اور حضرت مسیح علیہما السلام کا یکجائی ذکر خالی از حکمت نہیں۔

عظمت قرآن پاک

سورۂ فاتحہ کی مماثلت گلاب کے پھول سے

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:۔

"ایک مرتبہ اس عاجز نے اپنی نظر کشفی میں سورۂ فاتحہ کو دیکھا کہ ایک ورق پر لکھی ہوئی اس عاجز کے ہاتھ میں ہے اور ایک ایسی خوبصورت اور دلکش شکل میں ہے کہ گویا وہ کاغذ جس پر سورۂ فاتحہ لکھی ہوئی ہے۔ سرخ سرخ اور ملائم گلاب کے پھولوں سے اس قدر لدا ہوا ہے کہ جس کا کچھ انتہاء نہیں۔" (براہین احمدیہ)

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن))

(۵)

حضرت مسیح علیہ السلام کے حج کا اشارہ سریانی مناجات میں بھی پایا جاتا ہے۔ قرنِ اوّل کی یہ مناجات عصر حاضر کا ایک عظیم انکشاف ہے۔ اس مناجات میں حضرت مسیح اور ان کے ماننے والے دنیا سے مخاطب ہیں۔ یہ کل ۴۲ غزلات ہیں۔ غزل نمبر ۴ کا مضمون یہ ہے۔

" کوئی انسان اے میرے خدا! تیرا مقدس جگہ کو تبدیل کرنے کا مجاز نہیں اور یہ ممکن بھی نہیں کہ وہ اسے بدل سکے۔ اور اُسے کسی دوسری جگہ لے جائے۔ کیونکہ ایسا کرنے کا اُسے کوئی اختیار نہیں۔

کیونکہ تیرا گھر تو وہ ہے جسے تو نے اس وقت تشکیل دیا جبکہ دوسرے شعائر معرضِ وجود میں بھی نہیں آئے تھے۔

پس جو بڑا ہے اس کی جگہ وہ مقام نہیں لے سکتے جو کہ رتبہ میں اس سے چھوٹے ہیں

The Lost Books of the Bible
Odes of Soloman
Ode No. IV.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

" حواریوں نے حج کیا تو وہ حرم کی تعظیم میں پا برہنہ چلے "

(اخبار مکہ ازرقی صفحہ ۳۶۶)

مذکورہ مناجات میں اِنَّ اَوّلَ بَیتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ والا مضمون بیان ہوا ہے مسجد اقصیٰ کا رتبہ کعبۃ اللہ سے بہرحال چھوٹا ہے۔ البیت العتیق کی عظمت کو کسی دوسری جگہ منتقل نہیں کیا جا سکتا۔ حضرت مسیح علیہ السلام اور ان کے ابتدائی ماننے والوں کے یہ خیالات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مکاشفات کی تائید ہیں۔

آج اگر یہ ثابت کر دیا جائے کہ سلسلہ موسوی کے پہلے اور آخری پیغمبر نے حج کیا ہے تو اہل کتاب میں تبلیغ کا ایک اور دروازہ کھل جاتا ہے۔

سورۃ بقرہ میں اہل کتاب کو دین ابراہیم کی طرف بلایا گیا۔ جس کی اساس خانہ خدا ہے انبیائے عظام خانہ خدا میں حاضر ہوئے خلیل اللہ کی اذان وادی مکہ میں گونج رہی ہے دعوۃ ارسال ہے

یاد رفتگاں

منشی محمد حمید الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکرِ خیر

منشی محمد حمید الدین صاحب خاکسار کے بڑے بھائی مکرم بابو فضل الدین صاحب اوورسیر کے فرزند اکبر تھے غالباً ۱۹۰۲ء یا ۱۹۰۳ء میں ان کی پیدائش ہوئی۔ باپ بیٹا دونو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی تھے۔ حضرت اقدس کے صحابہ کے رجسٹر نمبر ۵ میں آپ کا نام نمبر ۴ پر درج ہے۔

آپ میٹرک کرنے کے بعد اوّل بطور مدرس صدر انجمن احمدیہ قادیان میں کام کرتے رہے اور بعد میں بطور کلرک۔ ریاست بہاولپور میں بھی کچھ عرصہ بطور ضلعدار نہر کام کیا۔ مگر چند ہی سالوں کے بعد پھر قادیان آ گئے۔ اور دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں بطور کلرک بھرتی ہو گئے۔ اس دفعہ انہیں تعلیم الاسلام کالج میں بھی بطور ہیڈ کلرک کام کرنے کا موقع ملا۔ اس عرصہ میں انہوں نے اس ذمہ داری کو جس محنت اور خلوص سے ادا کیا۔ اس کا اندازہ اس سرٹیفکیٹ سے ہو جاتا ہے۔ جو کالج سے فراغت کے وقت انہیں دیا گیا۔ اس سرٹیفکیٹ کا ترجمہ درج ذیل ہے

—— تعلیم الاسلام کالج۔ قادیان

تصدیق کی جاتی ہے کہ منشی محمد حمید الدین بی اے منشی فاضل نے کالج کے دفتر میں دو سال ۱۹۴۴ء تا ۱۹۴۶ء تک بطور ہیڈ کلرک کام کیا ہے۔ میں یہ کہنے میں خوشی محسوس کرتا ہوں کہ انہیں دفتری کام کے ہر شعبہ میں پوری دسترس حاصل ہے اور وہ حسابات رکھنے میں بھی ماہر ہیں۔ وہ حسن کارکردگی کے حامل اور محنتی انسان ہیں اور اپنے فرائض لگن اور محنت سے سرانجام دیتے ہیں اور اعداد و شمار کے معاملہ میں ایک مصفا ذہن کے مالک ہیں نیز اعلیٰ اخلاق و کردار سے بھی مزین ہیں میں ان کی کامیابی کا متمنی ہوں۔ مورخہ ۳۰ر اگست ۱۹۴۶ء

(پرنسپل)

کالج سے فراغت کے بعد آپ نے علیگڑھ سے بی ٹی کیا۔ اور ایم۔ اے انگلش کی تیاری کر رہے تھے۔ کہ تقسیم ملک کا عظیم الشان حادثہ پیش آ گیا۔ قادیان سے ہجرت کے بعد تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ آ گیا اور ہائی سکول سے منسلک ہونے کی وجہ سے آپ نے بھی چنیوٹ میں ہی قیام کیا

مرحوم کی جسمانی حالت کچھ اس قسم کی اللہ تعالیٰ نے بنائی تھی کہ وہ جہاں ہوتے اپنے آپ کو اس ماحول میں اس طرح ڈھال لیتے کہ کوئی شخص خواہ کتنا ہی باریک بین اور نکتہ چین کیوں نہ ہو۔ آپ کو اس ماحول کے بالکل مطابق پاتا۔ اور کسی قسم کی شکایت لب پر نہ لا سکتا تھا۔ چنیوٹ میں قیام کے دوران سکول کی عمارت کی شکست و ریخت کی مرمت کے سلسلے میں آپ اپنے ہاتھ سے گارا بنانے اینٹیں لگانے اور معمار اور مزدور کا کام خود ہی سرانجام دیتے رہے۔ ہائی سکول میں رائفل کی ٹریننگ کا آغاز ہوا تو مرحوم نے بطیب خاطر اس میں حصہ لینا شروع کر دیا۔ مگر افسوس کہ اس ٹریننگ کے دوران ایک دن اچانک رائفل چل جانے سے گولی مرحوم کی آنکھ میں لگی اور دماغ کو چیرتی ہوئی پار نکل گئی اور مرحوم کی ساری امنگوں کو ختم کر کے آن کی آن میں اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر کر دیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم کو اللہ تعالیٰ نے غضب کا ذہن رسا عطا فرمایا تھا۔ سکول میں صرف میٹرک تک تعلیم پائی مگر اپنی ذہانت کی بناء پر منشی فاضل کیا۔ پھر ایف اے اور بی اے کیا۔ علی گڑھ سے بی ٹی کر کے بھی ہمت نہ ہاری۔ اور اگر مرحوم کچھ دیر اور زندہ رہتے تو یقین تھا۔ کہ نہ صرف ایم۔ اے کر لیتے۔ بلکہ پی ایچ ڈی کی ڈگری بھی حاصل کر کے چھوڑتے۔

مرحوم میں ایک بہت بڑی خوبی یہ تھی کہ وہ کنبہ پرور تھے۔ اپنے چچا غلام رسول صاحب کے بڑے لڑکے سردار احمد کو جو آجکل ڈی ایف سی جہلم کے ہیڈ کلرک ہیں۔ میٹرک میں فیل ہو جانے کے بعد ہوشیارپور سے بلا کر قادیان اپنے گھر رکھا میٹرک کی تیاری کرائی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسے میٹرک میں کامیاب ہونے پر واپس بھیجا۔ اسی طرح اپنی پھوپھی حسن بی بی کے لڑکے محمد شفیع کو اپنے گھر رکھکر اس کی تعلیم جاری رکھی۔ اور اگرچہ وہ دوسرے پیش آمدہ حالات کی وجہ سے میٹرک نہ کر سکا۔ لیکن مرحوم نے حتی الوسع اس کی امداد کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔

میری والدہ صاحبہ مرحومہ نے منشی صاحب مرحوم کی وفات سے قبل خواب میں دیکھا کہ انہوں نے ہائی سکول کے قریب ایک چھوٹی سی کوٹھڑی بنوائی ہے جو پختہ ہے۔ مگر دروازہ بھی چھوٹا ہے۔ اور اونچی بھی کم ہے۔ جب میری والدہ مرحومہ نے یہ خواب منشی محمد حمید الدین صاحب مرحوم کو سنائی تو کہنے لگے۔ بے بے! ہمارے لئے یہی کافی ہے۔ چنانچہ اس خواب کے چند یوم کے بعد رائفل کے اچانک چل جانے سے وہ شہید ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مراتب عطا فرمائے اور ان کی اولاد اور دیگر پسماندگان کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین ثم آمین (خاکسار ماسٹر عطا محمد دار الرحمت وسطی ربوہ)

م سے کشاں کشاں عشاق کھنچے چلے آرہے ہیں۔ دنیا میں "امر جامع" پر انشاء اللہ حج ہوگی۔ پھر کعبۃ اللہ سارے گلوب کا قبلہ ہوگا۔

منظوری انتخاب صدر و نائب صدر مجلس موصیان جماعہائے سلسلہ احمدیہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مندرجہ ذیل جماعتوں کے صدر و نائب صدر مجلس موصیان کی منظوری تا ۳۰ر۴ عطا فرمائی ہے۔ احباب نوٹ فرمالیں۔ صدر موصیان سکرٹری وصایا بھی ہوں گے۔

نمبر شمار	نام جماعت	نام منتخب شدہ صدر موصیان	وصیت نمبر	نائب صدر موصیان	وصیت نمبر
۱	قاضی احمد ضلع نوابشاہ	ونعام الرحمٰن صاحب انور	۱۳۸۰۱	-	-
۲	ٹیکسلا	چوہدری رشید احمد صاحب	۱۸۷۲۵	-	-
۳	خوشاب	-	-	امۃ النصیر	۱۸۹۴
۴	گجرات	ڈاکٹر عبدالحق صاحب	۷۵۸۹	-	-
۵	ڈھاکہ	الحاج مولوی عبدالسلام صاحب	۷۶۴۶	-	-

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

صدقہ و خیرات اللہ تعالیٰ کے غضب سے بچاتے ہیں (نظارت بیت المال آمد)

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اسلئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲- ان وصایا کو جو نمبر دئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں بلکہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائیں گے۔

۳- وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال - سیکرٹری صاحبان وصایا اسے بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۱۹۸۹۶

میں محمد حنیف ولد محمد لطیف صاحب قوم حنیجرہ پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ابوظبی (بحرین) مستقل سکونت ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت B.D-61-525 FLS روپیہ ہے ہیں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے منظور فرمائی جائے۔

العبد :- محمد حنیف پوسٹ بکس ۲۴۲ ابوظبی عربین گلف۔

گواہ شد :- سید منیر احمد ولد سید علی احمد پوسٹ بکس ۳۰۹ A.D.D.F c/o میڈیکل سنٹر ابوظبی وصیت ۱۱۵۴۹

گواہ شد :- محمد اقبال ملک ولد محمد شفیع ملک مرحوم ابوظبی وصیت ۱۷۷۴۳۔

مسل نمبر ۱۹۸۹۷

میں فضل بی بی بیوہ فضل الدین صاحب مرحوم قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۳/۱۱/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:

۱- حق مہر وصول شدہ ... ۱۰۰

۲- کانٹے طلائی وزنی آٹھ ماشہ ۱۳۰/-

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ :- فضل بی بی دارالرحمت شرقی ربوہ - گواہ شد :- عبد الستار ولد فضل الدین صاحب ربوہ فضل عمر ہوسٹل - گواہ شد :- محمد صدیق ولد چوہدری عبد الرزاق صاحب صدر محلہ دارالرحمت شرقی ربوہ

مسل نمبر ۱۹۸۹۸

میں سلیمہ قمر بنت چوہدری محمد صدیق صاحب ایم اے قوم راجپوت پیشہ تعلیم عمر ۱۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۳/۱۲/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں اور میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں مجھے بطور جیب خرچ مبلغ -/۱۰ روپے ماہوار ملتے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جاوے۔

الامتہ :- سلیمہ قمر بنت چوہدری محمد صدیق صاحب دارالرحمت شرقی ربوہ

گواہ شد :- چوہدری محمد صدیق ایم اے صدر محلہ دارالرحمت شرقی ربوہ (والد موصیہ)

گواہ شد :- محمد رشید صوبیدار میجر دارالرحمت شرقی ربوہ۔

مسل نمبر ۱۹۸۹۹

میں عقیل احمد طاہر ولد محمد شفیع انور صاحب قوم راجپوت پیشہ ٹریننگ پی ایف عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱/۱/۷۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۱۰۰ روپیہ ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد :- عقیل احمد طاہر دارالنصر غربی ربوہ۔

گواہ شد :- محمد شفیع انور الاحمدی آنریری صوبیدار محلہ دارالنصر غربی ربوہ

گواہ شد :- حمید احمد ظفر زعیم مجلس خدام الاحمدیہ محلہ دارالنصر غربی ربوہ

مسل نمبر ۱۹۹۰۰

میں ملک محمد اسلم ولد ملک احمد علی صاحب مرحوم قوم ملکے زئی پیشہ زمیندارہ عمر ۴۴ سال بیعت ۱۹۳۶ء ساکن چک گگلاں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۸/۲/۶۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:

۱- زرعی اراضی قریباً بائیس ایکڑ واقعہ چک گگلاں مالیتی -/۳۰۰۰ فی ایکڑ ... ۶۶۰۰۰

۲- رہن حاصل شدہ اراضی ۴/۱ ۳ ایکڑ ... ۲۵۰۰

۳- مکان ۱ عدد کچا معہ ملکہ مالیتی ... ۲۰۰۰

۴- بھینس ایک عدد مالیتی ... ۳۰۰

۵- گھوڑا ایک عدد مالیتی ... ۱۵۰

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد :- ملک محمد اسلم - گواہ شد :- میر الدین غلہ منڈی ربوہ - گواہ شد :- ارشاد احمد خان محلہ دارالصدر جنوبی ربوہ۔

مسل نمبر ۱۹۹۰۱

میں عزیزہ بیگم زوجہ میاں روشن دین صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۰/۱/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے:

۱- حق مہر وصول شدہ ... ۷۰۰

۲- ایک جوڑی کانٹے مالیتی ... ۱۲۵

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ :- عزیزہ بیگم زوجہ میاں روشن دین دارالصدر شرقی ربوہ

گواہ شد :- عبد الرشید ظفر انسپکٹر جائداد صدر انجمن احمدیہ ربوہ - گواہ شد :- میاں روشن دین دارالصدر شرقی ربوہ

تعلیم الاسلام ہائی سکول گھٹیالیاں کی ہاکی ٹیم کی شاندار کامیابی

مورخہ ۹ فروری ۱۹۷۰ء کو تعلیم الاسلام ہائی سکول گھٹیالیاں اور مسلم ہائی سکول بدوملہی کے درمیان ہاکی کا ایک دوستانہ میچ ہماری گراؤنڈ میں کھیلا گیا۔ ہماری ٹیم نے صفر کے مقابلہ میں تین گول سے شکست دکر اپنی مد مقابل ٹیم پر نمایاں فتح حاصل کی۔ فالحمد للہ علی ذالک۔ کھیل کے پہلے نصف میں دو گول اور ایک گول آخری نصف میں کیا۔ اختتام پر مہمان ٹیم اور مہمان اساتذہ کی چائے اور بسکٹوں وغیرہ سے تواضع کی گئی۔ کھیل انتہائی دلچسپ رہا جسے طلباء کے علاوہ علاقہ کے عوام نے بھی ذوق وشوق سے دیکھا اور سکول ہذا کی ٹیم کے کھیل کو بے حد سراہا گیا۔

خاکسار منظور احمد خادم سٹاف سیکرٹری

ٹی۔ آئی ہائی سکول گھٹیالیاں براستہ بدوملہی - ضلع سیالکوٹ

Digitized by Ahmadiyya Library Rabwah

یکم مئی ۶۹ء سے پنجسالہ پروگرام کے مطابق

جو احباب

سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ الودود کی تحریک وقف عارضی میں خدمات بجا لا چکے ہیں ان کے اسماء بغرض تحریک دعا شائع کئے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمام واقفین کی خدمت کو قبول فرما کر اجر عظیم سے نوازے۔ احباب اس مبارک تحریک میں حصہ لینے کے لئے فارم دفتر وقف عارضی سے طلب فرما سکتے ہیں:

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن))

۶۷۱ - مکرم ملک عبدالرحمٰن صاحب کراچی ۳۱/ م
۶۷۲ - ر فضل الرحمان صاحب کراچی ۱۹/ م
۶۷۳ - ر چوہدری سلطان احمد صاحب گنگا پور ۔ ضلع لائلپور
۶۷۴ - ر محمد یوسف صاحب ربوہ
۶۷۵ - ر نصیر احمد صاحب باجوہ ر
۶۷۶ - ر ماسٹر چراغدین صاحب چک ۳۰ / ۱۱-ایل ساہیوال
۶۷۷ - ر فقیر اللہ صاحب سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ
۶۷۸ - ر خلیل محمد خان صاحب لاہور
۶۷۹ - ر حکیم فضل محمد صاحب پنجا ضلع پشاور
۶۸۰ - ر چوہدری فتح محمد صاحب چک ۲۸۵ / ای بی ضلع ساہیوال
۶۸۱ - ر شفیع محمد صاحب واہ کینٹ
۶۸۲ - ر چوہدری نبی احمد صاحب کوٹ کرم بخش ضلع سیالکوٹ
۶۸۳ - ر ر محمد خان صاحب ر ر
۶۸۴ - ر شاہد مصطفےٰ صاحب لاہور
۶۸۵ - ر ملک منظور احمد خان صاحب ر
۶۸۶ - ر خواجہ احمد صاحب ر
۶۸۷ - ر حکیم جلال الدین صاحب مراد بلوچاں ۔ ضلع شیخوپورہ
۶۸۸ - ر محمد حسین صاحب کوٹ رحمت خان ر ر
۶۸۹ - ر غلام نبی صاحب چک بہوڑو ر ر
۶۹۰ - ر چوہدری ہدایت اللہ چک ۳۵ جنوبی سرگودہا
۶۹۱ - ر مستری محمد عبداللہ صاحب چک ۸۹ / ب ۔ ج رتن ضلع لائلپور
۶۹۲ - ر نعمت اللہ صاحب ر ر
۶۹۳ - ر چوہدری محمد اسلم صاحب چہور ضلع شیخوپورہ
۶۹۴ - ر ر حیات محمد صاحب تاجوکے ضلع سیالکوٹ
۶۹۵ - ر ر عمر دین صاحب ایڈووکیٹ نارووال ر
۶۹۶ - ر ر برکت علی صاحب ۱۶۸ / آر بی چوہدری والا ضلع لائلپور
۶۹۷ - ر ر عنایت اللہ صاحب ر ر ر
۶۹۸ - ر محمد صدیق صاحب حویلی لکھا ضلع ساہیوال
۶۹۹ - ر صوفی غلام رسول صاحب چک ۶ / ۱۱-ایل ر
۷۰۰ - ر راؤ اصغر علی صاحب کھرل جھنگڑ حاکم والا ضلع شیخوپورہ
۷۰۱ - ر سید اعجاز مبارک صاحب میر چک ۶ / ۱۲ ضلع ساہیوال
۷۰۲ - ر شیخ محمد سلیم صاحب دنیاپور ۔ ضلع ملتان
۷۰۳ - ر بشارت احمد صاحب قمر پیراں غائب ضلع ملتان
۷۰۴ - ر ملک عبدالحمید صاحب دار برٹن ضلع شیخوپورہ
۷۰۵ - ر ملک محمد ابراہیم صاحب ایشر کے ر ر
۷۰۶ - ر چوہدری احسان اللہ صاحب چک ۳۲۷ / ج ۔ ب ضلع بہاولنگر
۷۰۷ - ر نذر محمد صاحب احمد پور شرقیہ ر ر
۷۰۸ - ر مستری رحمت اللہ صاحب چک ۹۳ / ۶-آر ر ر
۷۰۹ - ر چوہدری بہاول بخش صاحب کھلسیاں ضلع شیخوپورہ ۲

شکریہ احباب

میری اہلیہ عائشہ بیگم کی وفات پر احباب جماعت کی طرف سے کثرت سے تعزیتی اور دعاؤں پر مشتمل خطوط موصول ہوئے ہیں۔ فی الحال سب کو جواب دینا ممکن نہیں۔ یقیناً یہ سلوک اخوت اسلامی کا ثبوت ہے اور فَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِکُمْ کا مظہر ہے۔ احباب کرام کی ہمدردی اور دعاؤں نے رنج والم کا بوجھ ہلکا کر دیا اس نوٹ کے ذریعہ میں احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے بذریعہ خط یا زبانی تعزیت کی اور دعائیں کیں۔ امید رکھتا ہوں کہ آئندہ بھی ہمیشہ مجھے اور میرے بچوں کے لئے دعا کرتے رہیں گے کہ مولیٰ کریم ان کو ہمیشہ اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق دیتا رہے اور مرحومہ کے درجات ہر آن بلند کرتا رہے۔ آمین

خاکسار سردار بشیر احمد ایکسین پنشنر ۳۴۔ آدیہ نگر
پونچھ روڈ ۔ لاہور ۔ ۴

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے ابا جان ڈاکٹر ملک عبدالغنی اصغر صاحب انچارج ڈسٹرکٹ کونسل ڈسپنسری گڈاپ کا ایکسیڈنٹ ہوا ہے اور گذشتہ ڈیڑھ ہفتہ سے صاحبِ فراش ہیں۔ دائیں ہاتھ کی کلائی میں موچ آئی ہے اور دائیں پاؤں کی ہڈی میں اندرونی ضرب ہے۔ ایکسرے کے بعد ایک ماہ کے لئے پلاسٹر چڑھایا گیا ہے پاؤں اور ہاتھ میں سوج اور شدت کی درد ہے اور چلنے پھرنے سے بالکل قاصر ہیں۔ احباب جماعت میرے ابا جان کی مکمل شفایابی کے لئے دعا فرماویں۔

(ملک رشید محمود گڈاپ کراچی)

۲۔ برادرم ملک عبدالمالک صاحب کچھ عرصہ سے بیمار ہے۔ احباب جماعت بزرگان دین سے کامل صحت اور لمبی عمر کے لئے درخواست دعا کرتا ہوں

ملک سعید احمد ولد ملک محمد شفیع صاحب مرحوم سیکرٹری تحریک جدید وقف جدید۔ جماعت احمدیہ بدین ضلع حیدرآباد

۳۔ محمد شفیع صاحب بھٹی کو مورخہ ۷/۲ بروز جمعہ بوقت ۱/۲ ۶ بجے شام ایک موٹر کے حادثہ میں سر میں چوٹیں آئی ہیں۔ تقریباً ۴ گھنٹے بے ہوش رہے ہیں کل مورخہ ۹/۲ کو صبح ہوش آئی ہے۔ سول ہسپتال بہاولنگر میں داخل ہیں۔ احباب کرام کی خدمت میں ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ سات چھوٹے چھوٹے بچے ہیں اور اپنے سارے خاندان میں صرف ایک ہی احمدی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو۔ (خاکسار، غلام نبی بہاولنگر)

۴۔ میرے والد صاحب مکرم حافظ نیاز احمد صاحب کلاتھ مرچنٹ ۵ الفی دوس ۔ ۵ انارکلی لاہور عارضہ قلب کی وجہ سے سخت بیمار ہیں اور میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔ احباب دعا فرمائیں۔ (ظہیر احمد خان)

۵۔ میرے دوست برادرم محمد مبشر شاہ صاحب ابن سید عباس علی شاہ صاحب لاہور میں بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہیں۔ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے بیمار دوست کو صحت بخشے۔ آمین

(تعبیر احمد ظفر ابن مولانا محمد عمر صاحب ربوہ)

۶۔ مجھے کچھ پریشانیاں لاحق ہیں۔ کچھ محکمانہ کام بھی رکے ہوئے ہیں۔ بزرگان سلسلہ و احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ مولیٰ کریم میرے سب بوجھ خود اٹھائے اور مجھے حسناتِ دارین سے نوازے۔ آمین

(سردار احمد ایکسین پنشنر ۳۴ آدیہ نگر پونچھ روڈ لاہور ۴)

۷۱۰ مکرم خلیل احمد صاحب کراچی سٹی ۲
۷۱۱ ر ولی محمد صاحب چک ۶۱ / ج ب دھرور ضلع لائل پور
۷۱۲ ر محمد ارشاد خان صاحب ر ر
۷۱۳ ر عبدالجلیل خان صاحب ربوہ
۷۱۴ ر محمد شریف صاحب لالیاں ضلع جھنگ

ہمدرد نسواں (جوبڑ اٹھرا) مرض اٹھرا کا بے نظیر علاج دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس بیس روپے ۲۰/-

قرآن کریم پہلے نبیوں اور پہلی کتب کی خوبیوں کو بھی واضح کرتا ہے

اور ان پر عائد ہونے والے اعتراضات کو بھی رد کر کے ان کی بریت کا اعلان کرتا ہے،

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قرآن کی ایک عظیم الشان فضیلت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"قرآن مجید پہلے نبیوں، پہلی کتب اور پہلی اقوام کی خوبیوں کو بھی واضح کرتا ہے اور ان پر عائد ہونے والے اعتراضات کو بھی رد کرتا ہے اس طرح وہ گویا مستبین کے مقام سے نکل کر مبین کے مقام تک پہنچ جاتا ہے۔ اس کی مثال کے طور پر دیکھ لو بنی اسرائیل جب مصر سے نکل کر کنعان کی طرف آئے تو بائیبل بتاتی ہے کہ بنی اسرائیل کے بیس سال سے زائد عمر کے لڑنے کے قابل مردوں کی تعداد بارھویں قبیلہ کو چھوڑ کر جن کی گنتی نہیں کی گئی چھ لاکھ تین ہزار پانچ سو پچاس تھی۔ اگر بارھویں قبیلہ کا بھی اندازہ کر لیا جائے تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ فوجی خدمات سرانجام دینے کے قابل مرد ساڑھے چھ لاکھ تھے۔ اگر عورتوں، بچوں اور بوڑھوں کی تعداد معلوم کرنے کے لئے ہم اس تعداد کو دس گنا کر لیں کیونکہ عام طور پر چھ سے دس فی صدی تک ملک کی آبادی جنگی خدمت کے قابل سمجھی جاتی ہے۔ تو یہ تعداد ساٹھ لاکھ تک پہنچ جاتی ہے مگر عقل اس امر کو تسلیم نہیں کر سکتی کہ بنی اسرائیل ساٹھ لاکھ ہوں کیونکہ اول تو اتنے آدمی مصر سے تھوڑے سے عرصہ میں وہ نکل ہی نہیں سکتے تھے جتنے قلیل عرصہ میں وہ نکلے دوسرے یردن پار کی بستی جس میں وہ آکر بسے ہیں اس قدر آبادی کی متحمل ہی نہیں ہو سکتی تھی۔ اب بھی فلسطین کی آبادی پندرہ لاکھ ہے۔ حالانکہ اب یہودیوں نے امریکہ کی مدد سے اسے آباد کیا ہے۔ پس اس ملک میں جو پہلے سے آباد تھا ساٹھ لاکھ آدمیوں کا آکر بس جانا بالکل خلاف عقل بات ہے پس بائیبل بنی اسرائیل کی جو تعداد بتاتی ہے وہ عقلی لحاظ سے کسی صورت میں بھی قابل قبول نہیں سمجھی جا سکتی مگر قرآن کریم نے آکر بتایا کہ یہ بات غلط ہے وہ لوگ صرف چند ہزار تھے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ اُلُوْفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ (بقرہ ۲۴۴)

یعنی کیا تجھے اُن لوگوں کا حال معلوم نہیں جو اپنے گھروں سے موت کے ڈر سے نکلے جبکہ وہ چند ہزار تھے۔ پس بائیبل نے تو یہ بتایا کہ بنی اسرائیل لاکھوں کی تعداد میں مصر سے نکلے تھے لیکن قرآن کریم نے اس غلطی کی اصلاح کی اور بتایا کہ وہ لاکھوں نہیں بلکہ ہزاروں تھے اسی طرح حضرت سلیمانؑ خدا تعالیٰ کے ایک مقدس نبی تھے مگر بائیبل نے اُن پر شرک کا الزام لگا دیا اور کہا کہ

"جب سلیمان بڈھا ہو گیا تو اس کی بیویوں نے اُس کے دل کو غیر معبودوں کی طرف مائل کر لیا اور اُس کا دل خداوند اپنے خدا کے ساتھ کامل نہ رہا۔"

(سلاطین ۱ باب ۱۱ آیت ۴ و ۵)

پھر لکھا ہے:۔

"خداوند سلیمان سے ناراض ہوا کیونکہ اُس کا دل خداوند اسرائیل کے خدا سے پھر گیا تھا۔"

پھر یہ شرک سلیمانؑ نے ایسی حالت میں کیا جب کہ خدا تعالیٰ نے "دو بار دکھائی دے کر اُس کو اِس بات کا حکم کیا تھا کہ وہ غیر معبودوں کی پیروی نہ کرے۔ پر اس نے وہ بات نہ مانی جس کا حکم خداوند نے دیا تھا۔"

(۱۔ سلاطین باب ۱۱ آیت ۹ و ۱۰)

... مگر قرآن کریم نے آکر بتایا کہ

وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا

(بقرہ آیت ۱۰۳)

سلیمان نے کفر کی کوئی بات نہیں کی بلکہ اس پر الزام لگانے والے اور اُسے کافر اور مشرک قرار دینے والے خود کافر اور بے ایمان تھے چنانچہ تاریخی شہادتیں بھی یہی بتاتی ہیں کہ جو قرآن نے بات کہی ہے وہ ٹھیک ہے اور بائیبل کی بات غلط ہے۔" (تفسیر کبیر سورۃ الشعراء ص ۲۲۸، ۲۲۹)

صیغہ امانت تحریک جدید کا فون نمبر

احباب کی اطلاع اور سہولت کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ صیغہ امانت تحریک جدید کا فون نمبر ۶۳ ہے احباب نوٹ فرمالیں۔ (افسر امانت تحریک جدید ربوہ)

چندہ تحریک خاص لجنہ اماء اللہ

(حضرت سیدہ اُم متین مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

چندہ تحریک خاص لجنہ اماء اللہ کے پہلے سال میں جن بہنوں نے پانچ سو یا اس سے زائد رقم دی ہے ان کے ناموں کی پہلی فہرست جو ۴۹ ناموں پر مشتمل تھی الفضل میں شائع ہو چکی ہے مزید چھ نام شائع کئے جا رہے ہیں۔ باقی بہنیں بھی جو استطاعت رکھتی ہیں اپنے چندہ کو پانچ سو تک اسی سال پہنچانے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔

۱۔ سرور سلطانہ صاحبہ اہلیہ مولانا عبدالمالک خان صاحب مربی کراچی ۵۰۰ روپے

۲۔ اہلیہ صاحبہ ملک رشید احمد صاحب مزنگ لاہور ۵۰۰ روپے

۳۔ بیگم چوہدری بشیر احمد صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور ۵۰۰ روپے

۴۔ غلام فاطمہ صاحبہ اہلیہ سیٹھ محمد صدیق صاحب دارالرحمت شرقی ربوہ ۱۱۰۰ روپے

۵۔ ذکیہ بھٹی صاحبہ کراچی ۵۰۰ روپے

۶۔ تاج سلطانہ صاحبہ اہلیہ کرنل محمد یوسف صاحب مرحوم جہلم ۵۰۰ روپے

اگر کسی اور بہن نے اتنی رقم دی ہو اور ان کا نام شائع نہ ہوا ہو تو مطلع کریں۔

تین فروری تک چندہ تحریک خاص میں کل آمد ۹۴۵۱۳ روپے ہوئی ہے چار سال میں ہم نے پانچ لاکھ روپے جمع کرنے کی سکیم بنائی تھی پہلا سال ختم ہو چکا ہے ابھی ایک لاکھ بھی پورا نہیں ہوا۔ تمام لجنات اس سلسلہ میں خاص محنت اور کوشش سے کام لیں۔

درخواست دعا

میرے داماد عزیزم محمد اسلم صاحب جاوید نے لندن سے بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ انہیں اللہ تعالیٰ نے بچی عطا فرمائی جو چند گھنٹے زندہ رہ کر فوت ہو گئی ہے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ان کی بیوی میری بیٹی عزیزہ امۃ الحبیب سلمہا اللہ ابھی ہسپتال میں ہے احباب اس کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ (خاکسار ابوالعطاء)

محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ محترم قاضی عبدالسلام صاحب بھٹی کی نعش سپرد خاک کر دی گئی

نماز جنازہ اور تدفین میں احباب بہت کثیر تعداد میں شریک ہوئے

ربوہ ۱۴ار تبلیغ۔ محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ محترم جناب قاضی عبدالسلام صاحب بھٹی (جنہوں نے ۱۲ فروری ۱۹۷۰ء کو بعمر ۶۲ سال وفات پائی تھی) کی نعش کل ۱۳ / فروری بعد جمعۃ المبارک بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کر دی گئی۔

کل حضور ایدہ اللہ کے ارشاد کی تعمیل میں محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے مسجد مبارک میں نماز جمعہ پڑھانے کے بعد مرحومہ کی نماز جنازہ پڑھائی جس میں احباب ہزاروں کی تعداد میں شریک ہوئے بعد ازاں جنازہ بہشتی مقبرہ لے جا کر مرحومہ کی نعش کو وہاں سپرد خاک کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے دعا کرائی۔

مرحومہ کے دو لڑکے اور سات لڑکیاں ہیں جو سب شادی شدہ ہیں۔ لڑکے انگلستان میں ہیں، دو لڑکیاں افریقہ میں ایک لڑکی انگلستان میں اور چار پاکستان میں ہیں۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور اعلیٰ علیین میں خاص مقام قرب سے نوازے نیز ان کے بچوں اور جملہ پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو اور انہیں صبر جمیل عطا کرے اور ان کو اپنے حفظ و امان میں رکھے۔ آمین۔

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق مینیجر الفضل ربوہ سے خط و کتابت کیا کریں۔